قسم الترجمة(٣)

قرآن مجید ہی درحقیقت کلام الٰہی ہے

مجموع فتاوی شیخ الاسلام [١٢/٢٢-٢٦]

ترجمہ:عبدالوہاب خان

فلسفیوں کی نگاہ میں وحی کی حقیقت:

جب بھی کسی عقل پرست نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا مطالعہ کیا، اسے اس نبوت کے روشن دلائل اور انوار نے چکا چوند کردیا۔ اوراس نے نبوت کے نفع بخش علوم کے اقسام اور نیک اعمال کا مشاہدہ کیا۔ حتی کہ ابن سینا نے کہا: ''دنیا بھر کے فلسفیوں کا اتفاق ہے کہ اس دنیا میں اس پیغامبر سے زیادہ کامیاب تر کوئی اور داعی اصلاح نہ آیا۔'' ان حقائق کے ادراک کے باوجود' وہ اس کی اتباع کے شرف سے محروم رہے، تو ضرور وہ اپنے ان ہم مشربوں کی طرح کتاب الٰہی وسنت نبوی کے نصوص قاطعہ کی تاویل کرے گا جو کلام کو اس کے اصل مواقع سے پھیر دیتے ہیں، پس وہ رسولوں کے اس قول میں بھی تحریف سے نہیں چوکتے، جس کے ذریعے وہ کلام الٰہی سے متعلق خبر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ ایسی تاویل کا ارتکاب کر جاتے ہیں، جس سے نزولِ کتاب کی بعض صفات میں ایسی تحریف واقع ہو جاتی ہے، جو ان کو کفار کے زمرے میں شامل کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

جب فلسفی دیکھتے ہیں کہ پیغمبروں نے اس کلام کو ''کلام اللہ'' قرار دیا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ جبریل علیہ السلام جیسے اللہ کے فرشتے اسے لے کر اترتے ہیں۔ تو وہ بھی بظاہر یہی الفاظ بولتے ہیں، لیکن وہ درحقیقت اس کے اصل معنی کے انکاری ہوتے ہیں۔ اور وہ اسے صابی مذہب کے اصول کی طرف لوٹاتے ہیں، اور وہ مسلمانوں میں سے ہوں تو منافق بن جاتے ہیں اور دیگر ادیان میں بھی منافقین کا کردار ادا کرتے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور رسول جو کچھ لے کر آئے وہ بھی اللہ کا کلام ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب وذہن پر عقلِ فعال کی طرف سے یہ پیغامات پہنچتے ہیں۔ کبھی وہ کہتے ہیں کہ عقل ہی جبریل ہے جو غیبی خبروں پر بخیل نہیں بلکہ وہ نہایت سخی ہے۔ اس طرح وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے (موسیٰ) کی عقل کے آسمان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا۔ ان کے خیال میں ریاضتِ روحانی سے پاکیزگی حاصل کرنے والے اس درجے تک رسائی حاصل کر

لیتے ہیں، کہ وہ بھی حضرت موسی کی طرح کلام الٰہی کو سننے لگتے ہیں۔ان باتوں سے ابو حامد غزالیؒ جیسے بہت سے لوگ بھٹک گئے۔اس نے یہی مفہوم اپنی بعض کتابوں میں ذکر کیا ہے۔اور ایسے ہی لوگوں نے "رسائل اخوان الصفا" وغیرہ تصنیف کئے، جن میں متاخر صابئین کے وہ نظریات بیان کئے جو نئے ایجاد شدہ فلسفے اور شرائع الٰہی کے درمیان گھومتے ہیں، پس وہ ایسی باتیں لے آئے، جنہیں وہ معقول ہونے کا گمان کرتے ہیں، لیکن ان میں سے بہت ساری باتوں کی کوئی دلیل نہیں ہے۔جبکہ بعض اوقات وہ ان کے منقول ہونے کا بھی دعوی کرتے ہیں۔حالانکہ ان میں بہت بڑی مقدار میں صریح جھوٹ اور خطرناک تحریف پائی جاتی ہے۔وہ بہت ساری طبیعیاتی اور تجرباتی باتوں کی بنیاد پر بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، جن باتوں کا نبوت ورسالت کے امور سے نفیاً واثباتاً کوئی تعلق نہیں ہوتا، لیکن دنیوی زندگی میں وہ فائدہ مند امور ہوتے ہیں، جیسے کھیتی باڑی، بُنائی کڑھائی، تعمیرات اور سلائی وغیرہ۔

جب ان صابی مشرکین کے اس کلام کی حقیقت پہچانی جائے کہ قرآن دیگر انسانی کلام کی طرح ہے، لیکن وہ دوسرے کلاموں سے بہتر ہے۔جس طرح بعض انسان دوسروں سے افضل ہوتے ہیں۔اور یہ قرآن بلند مقام سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل ودماغ پر ایسے ہی جلوہ افروز ہوا ہے، جس طرح دیگر تمام علوم اور معلومات لوگوں کو ودیعت ہوتی ہیں۔جان لینا چاہیے کہ یہ نظریہ متاخر زمانے میں اسلام سے نسبت کرنے والے بہت سے لوگوں میں بکثرت پائی جاتی ہے۔حالانکہ ایسے لوگ منافق اور ملحد ہوتے ہیں۔اگرچہ ایسے فلسفی، منطقی، صوفی اور فقیہ اپنے لئے فلسفہ ومنطق کی بنیاد پر معرفت کاملہ کا دعوی کرتے ہیں۔حتی کہ تلمسانی کہتا ہے:"ہمارا کلام انسان کو اللہ سے ملا دیتا ہے، جبکہ قرآن انسان کو صرف جنت تک ہی پہنچا دیتا ہے"۔اور ابن عربی کہتا ہے:"یقیناً ولی وہاں سے معلومات لیتا ہے، جہاں سے نبی تک وحی لانے والا فرشتہ لیتا ہے"۔اور ان میں سے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ:"قرآن عوام کے لئے ہے اور ہمارا کلام صرف خواص کے لئے ہے"۔

ان لوگوں نے قرآن کو متفرق کردیا اور اس کے لئے مثالیں گھڑ لیں۔جس طرح ان سے قبل کے مشرکین کر چکے تھے۔ اور جس طرح یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کرتے ہیں۔ان میں سے بعض تو ولی کامل اور ماہر فلسفی کو اللہ کے پیغمبرؑ سے بڑھ کر فضیلت دیتے ہیں، اور ان میں سے بعض تو اپنے مزعومہ اولیاء یا اپنی ذات یا اپنے استاد جیسے بعض عام فلسفیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فوقیت دینے سے بھی نہیں چوکتے۔

کبھی وہ کہتے ہیں کہ ایک لحاظ سے یہ افضل ہیں، جبکہ دوسرے پہلو سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیادہ فضیلت حاصل ہے۔پس ایسے لوگ اللہ کے رسولوں سے متعلق بھی اس طرح الحاد اور بہتان طرازی کرتے ہیں، جس طرح یہ گروہ اللہ کی

رسالتوں سے متعلق کجروی اور افتراء پردازی سے باز نہیں آتے۔ جبھی تو وہ اللہ کی طرف سے رسولوں کے ذریعے پہنچائے گئے کلام کو اپنے کلاموں پر قیاس کرتے ہیں اور اللہ کے رسولوں کو اپنی ذات پر قیاس کرتے ہیں۔ تحقیق اللہ پاک نے ان کی حالت یوں بیان کی ہے: ﴿ وما قدروا الله حق قدره إذ قالوا ما انزل الله علی بشر من شیء ...... ﴾ [الأنعام / ۹۱] "ان لوگوں نے اللہ کو صحیح طریقے سے پہچانا ہی نہیں، جبکہ یوں کہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی ہے"۔ آگے فرمایا ﴿ ومن أظلم ممن افتری علی الله کذباً أو قال أوحی إلیّ ولم یوحَ الیه شیء ومن قال سأنزل مثل ما انزل الله ﴾ [الأنعام: ۹۳] "اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالی پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر بھی وحی آتی ہے۔ حالانکہ اس کے پاس کبھی کسی بات کی وحی نہیں آئی۔ اور جو شخص یوں کہے کہ جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے، ویسا ہی میں بھی لے آتا ہوں"۔

قرآن اور تورات سے بڑھ کر کوئی کتاب ہدایت نازل نہیں ہوئی:

اللہ تعالی نے ان دو کتابوں کے نزول کا تذکرہ فرمایا، جن سے بڑھ کر ہدایت والی کوئی کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہی نہیں، یعنی تورات اور قرآن۔ جس طرح اس آیت میں ان دونوں کا اکٹھے ذکر کیا: ﴿ قالوا سحران تظاهرا وقالوا انا بکلٍ کافرون ❁ قل فأتوا بکتاب من عند الله هو أهدی منهما اتبعه ان کنتم صٰدقین ❁ ﴾ [القصص : ۴۸-۴۹]، "انہوں نے کہا تھا کہ یہ دونوں جادو ہیں، جو ایک دوسرے کے حمایتی ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم تو ان تمام کے منکر ہیں۔ آپ فرمایئے اگر تم سچے ہو تو تم بھی اللہ کے ہاں سے کوئی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت والی ہو، میں اسی کی پیروی کروں گا"۔

اسی طرح جب جنات نے قرآن سنا تو ﴿ قالوا یا قومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی مصدقاً لما بین یدیه یهدی الی الحق والی طریق مستقیم ❁ ﴾ [الأحقاف : ۳۰] "انہوں نے کہا اے ہماری قوم! بیشک ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو حضرت موسی کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، اور جو حق کا راستہ دکھاتی اور صراط مستقیم کی خوب رہنمائی کرتی ہے"۔

اس لئے جب نجاشیؒ نے قرآن کو سنا تو بے ساختہ کہ اٹھا: "بیشک یہ اور وہ کتاب جو موسیٰ (علیہ السلام) لے آئے دونوں ایک ہی چراغدان کی روشنی ہے"۔

وحی اور نبوت کے جھوٹے دعویدار:

پھر اللہ تعالی نے دروغ گو اور خود ساختہ نبوت والے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿ومن أظلم ممن افترى على الله كذبا أو قال اوحى الى ولم يوح اليه شيء ومن قال سأنزل مثل ما انزل الله﴾ [الأنعام: ٩٣]

تو جس نے اپنے ایجاد کردہ جھوٹ کو اللہ کی طرف منسوب کرنے والے اور وحی کرنے والے کی تعیین کئے بغیر اپنی طرف وحی ہونے کا دعوی کرنے والوں کو یکجا ذکر فرمایا۔ بیشک وحی کے جھوٹے دعویداران دونوں اقسام سے باہر نہیں ہوسکتے۔

اور مدعیان وحی کی دوسری قسم میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اپنی آنکھوں کو ایسی چیزیں دکھاتے ہیں جو اس نے دیکھی ہی نہیں (یعنی جھوٹے خواب گھڑتے ہیں)۔ اور ایسے لوگ بھی جو دل میں بات ڈالے جانے یا الہام کئے جانے کا جھوٹا دعوی کرتے ہیں۔

اور پہلی قسم میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو دعوی کرتے ہیں کہ اللہ نے مجھ سے یہ فرمایا، یا اللہ نے مجھے ایسا حکم دیا، یا میری فلاں بات میں موافقت کی۔ اس طرح کے دعوی محض خیالی تصورات یا دل میں محسوس کردہ احساسات کی بنا پر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے پاس ان کا اللہ کی طرف سے ہونے کا کوئی علم نہیں ہوتا، بلکہ کبھی کبھارا سے شیطان کی طرف سے ہونے کا یقین بھی ہوتا ہے، جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ۔

نیز اللہ نے حکایۃً فرمایا: ﴿سأنزل مثل ما أنزل الله﴾ یہ ان لوگوں کا حال ہے جو گمان کرتے ہیں کہ کلام الہی کی طرح کا کلام انسان خود بھی بنا سکتا ہے، یا یہ (قرآن) ہی اپنے مصنف کی اعلیٰ صلاحیت وقدرت الکلامی کا شاہکار انسانی کلام ہے۔ جب کوئی زبردست باصلاحیت آدمی خوب محنت کرے تو ایسا کلام پیش کرنا ممکن ہے۔ یہی حالت ان تمام لوگوں کی ہوتی ہے، جو قرآن کی فصاحت کا مقابلہ ممکن ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ جیسے ابن ابی السرح اپنے ارتداد کی حالت میں کیا۔ اور بھی بعض گروہ ایسا خیال رکھتے ہیں اور یہ خیال صابی نظریات کے فلسفیوں، منافقوں اور کافروں میں بھی عام ہے، جو گمان کرتے ہیں کہ انبیاء کی رسالت ایسا کلام ہے، جو ان تک پہنچ گیا، یہی کلام ان کے علاوہ لوگوں پر بھی وارد ہوسکتا ہے۔ تب وہ ایسا کلام پیش کرسکتا ہے، جو دعوائے مرسلین کے مطابق اللہ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ کیونکہ اللہ کی طرح کلام لانے کا دعویدار کبھی انزال الہی کا مطلقاً منکر ہوتا ہے، اور کبھی وحی الہی کا مطلقاً انکاری نہیں ہوتا۔

❁❁❁❁❁